رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہ

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۳۰ رمضان ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۵۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر

اسلام اور احمدیت کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی

قادیان ۲۵ دسمبر۔ آج پونے دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کے نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ امریکہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تعوذ اور تشہد کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ الحمد للہ رب العالمین کے الفاظ چار بار دوہرائے۔ پھر حسب ذیل افتتاحی تقریر فرمائی۔

سورۃ فاتحہ کی ابتدا اللہ تعالےٰ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے فرمائی ہے یعنی اس آیت سے کہ جو بطور کنجی ہر سورہ کے پہلے خدا تعالےٰ نے نازل کی۔ اور جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ تفصیلی آیات جو اس کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ ان میں سے پہلی آیت یہی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے ایسی بات بیان فرمائی ہے۔ جو ہماری جماعت کے لئے اپنے اندر

بہت بڑا سبق

بھی رکھتی ہے۔ اور ہمارے ایمانوں کی تازگی کا بھی موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمان کے منہ سے کہلاتا ہے۔ کہ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور کی گئی ہے۔ اور یہ ہمیشہ جاری رہے گی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو آواز قرآن کریم کے ذریعہ اٹھائی گئی ہے۔ اس سے کوئی قوم کوئی جماعت اور کوئی ملک محروم نہیں رہے گا۔

رب العالمین کے معنی

ہیں۔ خدا تعالےٰ تمام عالموں کا رب ہے۔ اور جہاں عالموں سے مراد تمام مخلوق ہے۔ وہاں تمام انسانی قومیں بھی اس میں شامل ہیں۔ دنیا میں سوائے اسلام کے اور کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس کی طرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہو۔ کہ

تمام اقوام عالم

اسے قبول کر لیں گی۔ بے شک عیسائیوں نے ساری دنیا میں تبلیغ کی۔ مگر ان کے مذہب میں یہ پیشگوئی نہیں۔ کہ تمام قومیں عیسائیت میں جمع ہو جائیں گی۔ انہوں نے خود بخود اجتہاد کر کے اور اپنے نبی کی تعلیم کے خلاف چل کر بنی اسرائیل کے سوا دوسری قوموں میں تبلیغ کی۔ لیکن اسلام نہ صرف یہ کہتا ہے۔ کہ یہ تمام بنی آدم اور ساری دنیا کی طرف

خدا کا پیغام

ہے۔ بلکہ پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ الحمد للہ رب العٰلمین۔ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں اس کو قبول کرنے والے پیدا ہوں گے۔

پس الحمد للہ رب العٰلمین میں نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اذن دیا گیا ہے۔ کہ ساری دنیا کو

اسلام کا پیغام

پہنچاؤ۔ بلکہ اس میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو کامیاب کرے گا۔ اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا دیگا۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل اور خلیفہ ہیں۔ اس لئے آپ کو بھی ابتدائی ایام میں اسی قسم کی وحی کی گئی۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یعنی دنیا کا کوئی گوشہ کوئی ملک اور کوئی طرف ایسی نہ رہے گی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ پہنچے گا۔ اور جہاں کے لوگ آپ کو قبول نہ کریں گے۔

میں نے اسی پیشگوئی کے یاد آنے پر اس وقت الحمد للہ رب العٰلمین چار دفعہ کہا۔ تاکہ یہ دنیا کی چاروں اطراف کے لوگوں کے متعلق ہو۔ تمام اقوام سے کوئی بات منوانا یا کسی ایک قوم سے کوئی بات منوانا بہت بڑا فرق رکھتا ہے۔ بعض دفعہ دشمن اپنی توجہ کسی خاص مرکز پر مرکوز کر دیتا ہے اور جب کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو کہہ دیتا ہے۔ میں نے تو ادھر توجہ ہی نہ کی تھی۔ میری توجہ تو فلاں طرف تھی۔ اور اسے میں نے محفوظ رکھا۔ اس طرح وہ اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم

چاروں طرف کے لوگوں کی توجہ

اس کی طرف پھیر دیں گے۔ یعنی ہر طرف کے لوگوں کو کھینچ کر اس کے پاس لائیں گے۔ اب جو میں یہاں کھڑا ہوا اور ان احباب کو دیکھا۔ جو اس وقت یہاں جمع ہیں۔ تو میں نے اپنی

ذہنی نظر

سے محسوس کیا۔ کہ کوئی مشرق سے آیا ہے۔ اور کوئی مغرب سے۔ کوئی شمال سے آیا ہے اور کوئی جنوب سے۔ پھر کوئی کسی قوم میں سے کوئی کسی مذہب سے۔ اس وقت جو احباب یہاں موجود ہیں۔ بعض ان میں ایسے ہیں۔ جو سکھوں میں سے آئے بعض ایسے ہیں۔ جو ہندوؤں میں سے آئے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو عیسائی

ہیں سے آئے بعض ایسے ہیں۔ جو سکھوں میں سے آئے۔ پھر ان میں سے بعض سنیوں میں سے آئے۔ بعض وہابیوں میں سے آئے۔ بعض چکڑالویوں میں سے آئے۔ بعض شیعوں میں سے آئے۔ غرض کوئی مذہب کوئی قوم اور کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو ہمارے مقابل پر آیا ہو۔ اور اس میں سے ہم نے کچھ نہ کچھ آدمی نہ لئے ہوں۔ آئندہ کے متعلق کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اسی سے قیاس کیا جاسکتا ہے۔ غرض جس قوم کا بھی ہمارے ساتھ مقابلہ ہوا۔ اسے کوئی نہ کوئی شکار احمدیت کے لئے قربان کرنا پڑا۔ آج حنفی نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ اپنی کثرت کی وجہ سے احمدیت کے حملہ سے محفوظ ہیں۔ اسی طرح آج اہلحدیث نہیں کہہ سکتے۔ کہ حدیثوں کے ذریعہ انہوں نے اپنی جماعت کو احمدیوں کے حملہ سے محفوظ کر لیا ہے۔ آج شیعہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہوں نے اہل بیت کی محبت سے شیعوں کو ایسا مخمور کر دیا ہے۔ کہ وہ احمدیت کی طرف توجہ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ہندو سکھ اور عیسائی یہ نہیں کہہ سکتے کہ احمدیت ان میں سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہر ملت ہر فرقہ ہر دین اور ہر مذہب کے لوگ احمدیت کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

یہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے

ایک عظیم الشان نشان

ہے۔ مگر ویسا ہی نشان جیسے کہ مٹھائی والا اپنی مٹھائی کا نمونہ چکھاتا ہے۔ جس سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ اچھی چیز ہے اسے حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رحم اور کرم سے ہر قوم ہر مذہب اور ہر ملک کے کچھ کچھ لوگ ہمیں دیئے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ احمدیت کے مقابلہ کی دنیا میں کسی کو تاب نہیں۔ احمدیت جس قوم پر بھی حملہ آور ہوتی ہے۔ وہ مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے قلعوں کی کنجیاں اس کے حوالے کر دے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ ہماری محنتیں اور ہماری کوششیں ہرگز ضائع نہ ہونگی۔ اگر ہم صحیح طور پر کوشش کریں۔ اور صحیح رنگ میں اسلام کی تبلیغ میں لگ جائیں تو پھر ہر قوم ہمارا شکار ہے۔ اور

ہر قلب کی کھڑکیاں

ہمارے لئے کھلی ہوئی ہیں۔ پس ہماری ذمہ داری نہایت عظیم الشان ہے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے نشانوں سے ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں اس کام پر لگایا ہے۔ کہ روٹھی ہوئی مخلوق کو منا کر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لے آئیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ سے فرمایا ایک ایسا جنگل ہو جس میں سے پیدل چلکر نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔ جہاں پانی نہ ہو۔ کھانے کا کوئی سامان نہ ہو۔ وہاں ایک ایسا شخص ہو جس کا اونٹ گم ہو گیا ہو۔ وہ اسے چاروں طرف تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آخر مایوس ہو کر بیٹھ جائے کہ اب سواری نہیں مل سکتی۔ اور اب میں یہاں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس وقت وہ دیکھے۔ کہ سامنے اس کا اونٹ کھڑا ہے۔ تو بتاؤ وہ کتنا خوش ہوگا۔ صحابہ رضنے کہا یا رسول اللہ وہ بے انتہا خوش ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا شخص اونٹ کو پاکر جس قدر خوش ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جب اس کا کوئی بھولا بھٹکا بندہ اس کے پاس آتا ہے۔

قیاس کرو تم کسی جگہ

کسی کا گمشدہ بچہ

پاؤ اسے اٹھا کر لے آؤ۔ اس کے گھر کے پاس پہنچو۔ تو دیکھو کہ اس کی بے تاب ماں بال بکھرے ہوئے اور کپڑے پھاڑے ہوئے دیوانہ وار اپنا سر دیوار سے ٹکرا ٹکرا کر اس لئے ہلاک ہونا چاہتی ہے۔ کہ اس کا اکلوتا بچہ گم ہو گیا۔ اس وقت تم اس کا بچہ اس کی گود میں دے دو۔ تو اس عورت کو جو خوشی ہوگی۔ وہ تو ہوگی ہی۔ خیال کرو۔ تمہارا قلب کس قدر اس لئے خوشی سے بھر جائے گا۔ کہ تم نے اس گھر میں خوشی کی لہر دوڑا دی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے سوچو کہ دنیا کے کروڑوں گمراہ انسان ایسے ہی ہیں۔ جیسے ماں سے کھوئے ہوئے بچے۔ ان کو اگر لا کر خدا تعالیٰ کے پاس حاضر کر دو۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ کو جو خوشی ہوگی۔ اس کا تو ہم اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس وقت ہمارے دل بھی ایسی خوشی سے لبریز ہو جائیں گے۔ کہ اس کا مقابلہ کوئی اور خوشی نہیں کر سکتی۔ ہمارا رب۔ رب العالمین ہے۔ ہمارا ایک ایک ذرہ اس کا پیدا کیا ہوا ہے۔ مگر آج اسی کے فضل سے

ہمیں ایسا مقام حاصل ہے

جس پر ہم جتنا بھی رشک کریں۔ تھوڑا ہے کیونکہ آج ہمیں وہ پوزیشن حاصل ہے۔ کہ ہمارے مالک و خالق خدا کی مثال اس عورت کی سی ہے۔ جس کا بچہ کھویا گیا۔ یا اس شخص کی سی ہے جس کا اونٹ گم ہو گیا۔ مگر ہماری مثال اس شخص کی ہے۔ جو گمشدہ بچہ واپس لا کر دیتا ہے۔ یا گمشدہ اونٹ ڈھونڈھ کر لاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو خود ہدایت دے سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ اگر ہم چاہیں تو تمام کو ہدایت دے دیں۔ مگر وہ اپنے بندوں کو بھی اس خوشی میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ اور آج اس

خوشی میں شامل ہونیکا موقعہ

تیرہ سو سال کے بعد اس نے ہم کو دیا ہے یہ کتنا بڑا فضل اور رحم ہے۔ کہ وہ کام جس سے صدیاں خالی چلی گئیں بغیر ہمارے کسی کمال یا بغیر ہماری کسی کوشش یا بغیر ہماری کسی قربانی کے اس نے ہمارے سپرد کر دیا۔ مبارک ہیں وہ مائیں جنہوں نے صحابہ پیدا کئے۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور پھر نکل کھڑے ہوئے تا کہ خدا تعالیٰ کے بھولے بھٹکے بندوں کو لائیں

اور خدا تعالےٰ سے ملائیں۔ اسی طرح مبارک ہیں وہ مائیں جنہوں نے وہ بچے پیدا کئے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور جن کے سپرد وہی کام ہوا جو صحابہ کرام نے کیا تھا۔ اس کام کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ہماری کوششوں کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص ان نتائج کو ذہن میں نہیں لا سکتا جو ہمارے ذریعہ دنیا میں پیدا ہونے والے ہیں۔ اور آج ہمارے کام کو اس لئے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ کہ دنیا کے نزدیک اس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ آج کون مان سکتا ہے۔ کہ یورپ دہریت کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھک جائے گا کون مان سکتا ہے کہ مشرق بعید مادہ پرستی سے نکل کر

ایک خدا کی کوشش

کرنے لگ جائے گا۔ لیکن جب یہ ہو جائے گا تو دنیا اس کی عظمت کو قبول کرے گی۔ مگر اس وقت یہ نہیں کہا جائے گا کہ ایک چھوٹی سی جماعت نے یہ کام کیا۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ احمدیوں کی کیا بات ہے۔ وہ تو کوئی عجیب مخلوق تھی۔ جیسا کہ صحابہ کرام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی کیا بات ہے۔ ان کا کون مقابلہ کر سکتا تھا۔ غرض اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ

عظیم الشان فضل

کیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کی قدر کرے۔ آج چاروں طرف سے ابراہیمی پرندے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تاکہ ابراہیم کے ہاتھ پر آ کر دانہ چگیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عقیدت کی نذر پیش کریں۔ میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری اس حقیر نذر کو قبول فرمائے۔ ہمارے اس اجتماع کو بابرکت بنائے۔ ہماری نیتوں اور ارادوں میں برکت ڈالے ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں طاقت بخشے ہماری خامیوں کو دور کر کے ہمیں قدرت عطا کرے۔ ہماری بے علمی اور جہالت کو دور کر کے اور ہماری غفلتوں کو معاف کر کے ہمیں اپنے عرفان کا جام پلائے اپنے فضل اور رحم سے ہماری کوششوں میں ایسی برکت ڈالے۔ ہمارے اندر سے عجب کبر رعونت اور انانیت نکال کر ہماری سستیاں دور کر دے۔ ہمارے اندر ایسی آگ لگا دے جو تمام دوسرے تعلقات کو جلا دے اور سوائے خدا تعالیٰ کے اور کچھ باقی نہ رہے۔ ہم اس کے آئینے بن جائیں تا دنیا خدا تعالیٰ کا نور ہم میں سے دیکھے۔ ہم اس کی قدرت کا ہاتھ بن جائیں۔ تا ہم دنیا کی قسمتوں کو بدل دیں۔ نیکی عرفان اور اسلام کے لئے دنیا میں تغیر پیدا کر دیں۔ دنیا ہمیں کمزور سمجھتی ہے لیکن ہم اس سے بھی زیادہ کمزور ہیں جتنے کہ دنیا کی نظر میں سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ ہمارے کمزور وجود

ایک نہایت ہی طاقتور ہستی

کے قبضہ میں ہیں۔ اور ہماری نگاہیں اسی کی طرف ہیں۔ ہم اپنی طرف نگاہ نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم اس سے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ مور کے پاؤں بد صورت ہوتے ہیں لیکن اس کا اوپر کا دھڑ خوبصورت ہوتا ہے۔ کہتے ہیں جب ناچتے ناچتے اس کی نظر اپنے پاؤں پر پڑتی ہے تو وہ شرمندہ ہو کر ناچنا بند کر دیتا ہے یہی حالت ہماری ہے ہمارا اوپر نہایت خوبصورت ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن نچلا دھڑ بد صورت ہے کیونکہ اس کا تعلق ہم سے ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح اوپر کا حصہ خوبصورت ہے۔ اسی طرح نچلا حصہ بھی خوبصورت ہو۔ اور ہم

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دنیا کے چاروں اطراف میں اسلام پھیلائیں۔ اور نہ صرف اسلام پھیلائیں۔ بلکہ دنیا کے لئے نیک نمونہ ہوں۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان پر اس کی تقدیس کرتے ہیں۔ اے خدا میں درخواست کرتا ہوں کہ زمین پر بھی تری تقدیس ہو۔

میں دعا کرتا ہوں۔ دوست بھی اس میں شریک ہو جائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس جلسہ کو زیادہ سے زیادہ بابرکت بنائے۔ یہ آخری جلسہ ہے جو رمضان میں ہو رہا ہے۔ آج کل رمضان کا مبارک مہینہ ہے اور رمضان کا آخری عشرہ ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی خاص برکات کا نزول ہوتا ہے ان

بابرکت ایام میں

ایک کمزور اور دنیا کی نگاہ میں حقیر جماعت اس لئے جمع ہوئی ہے کہ یوسف کے خریدار کی طرح اپنے رب کو خریدنے کی کوشش کرے۔ بے شک یہ بہت بڑا دعویٰ ہے۔ مگر جس کے آگے ہم ہاتھ پھیلا رہے ہیں وہ بھی بہت بڑا ہے پس اس مبارک موقع سے احباب خصوصیت سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے اندر عزم مصمم پیدا کریں۔ نہ بدلنے والا ارادہ کریں۔ نہ بجھنے والی آگ لگائیں۔ اور یہ برکات جو ایک موقع پر جمع ہو گئی ہیں۔ یعنی رمضان کا مہینہ ہے۔ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اور وہ مبارک ایام ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس جلسہ کے ساتھ ہی عید آ گئی ہے ہم دعا کریں۔ کہ جس طرح جسمانی عالم میں اس جلسہ کے معاً بعد ہمارے لئے عید مہیا کر دی گئی ہے۔ اسی طرح روحانی عالم میں بھی ہمارے لئے عید کا وقت پیدا کیا جائے۔ پس آؤ خدا کے حضور دعا کریں۔ اور اس سے ان چیزوں کی امید رکھیں۔ جن کی اور کسی سے امید نہیں رکھی جا سکتی۔ اور اس سے وہ کچھ مانگیں۔ جس کے مانگنے سے بھی دل کانپتا ہے کیونکہ ہم کمزور ہیں مگر ہمارا خدا اپنے بندوں پر فضل کرنے والا اور برکتوں والا ہے۔ وہ ہماری ضرور سنے گا اور ہمیں کامیاب کرے گا۔

فائدہ اٹھائیں ؏

صدقۃ الفطر

جلسہ کے مہمانوں کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ان کا صدقۃ الفطر ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو ادا ہو جانا چاہیئے سکرٹری صاحبان خاص طور پر یہ خیال رکھیں۔ کہ کوئی صاحب یہ رقم ادا کرنے سے رہ نہ جائیں۔ ناظر بیت المال

انصار اللہ کا جلسہ

آج ۸ بجے رات کو انصار اللہ کا جلسہ زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر اللہ دتا صاحب جنرل سکرٹری نے سالانہ رپورٹ سنائی۔ اور بعض اصحاب نے تقریریں کیں ؏

بلند پایہ ادبی اور علمی کتب

ہم ناظرین الفضل سے پر زور سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدیہ نمائش گاہ کے احمدیہ بک سٹال پر تشریف لا کر ملک کے بلند پایہ مصنفین کی ادبی و علمی کتب اور خوشنما کیلنڈر ملاحظہ فرمائیں۔ اور جو چیز پسند آئے۔ اُسے خرید کر

خواتین کا جلسہ

آج خواتین کا جلسہ زنانہ جلسہ گاہ میں ہوا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیت اولاد کے متعلق تقریر فرمائی۔ خواتین نے خود بھی تقریریں کیں۔ چنانچہ زینب بیگم صاحبہ بنت احمد دین صاحب نے مسلمان عورت کا لباس کیسا ہونا چاہیئے پر اور صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارکان اسلام کی پابندی پر تقریر کی۔

کانفرنس بیت المال

بیت المال کی طرف سے ۲۴-۲۵ دسمبر کی درمیانی شب میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی تھی مگر چونکہ مہمان ابھی آ رہے تھے۔ اس لئے اس رات حاضری زیادہ نہیں تھی۔ یہ کانفرنس پھر بڑے پیمانہ پر ۲۶-۲۷ کی درمیانی شب میں منعقد کی جائے گی جس میں سب سکرٹری صاحبان کی شرکت ضروری ہے ناظر بیت المال۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کی مختصر روئداد

۲۵ دسمبر اجلاس اوّل

آج ۱۰ بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جب افتتاحی تقریر فرما کر تشریف لے گئے۔ تو پھر جلسہ زیر صدارت جناب خان ذو الفقار علی خان صاحب شروع ہوا۔

قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کی تقریر

جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے وجود باری کے متعلق فلسفیوں کے غلط اندازے کے موضوع پر تقریر کی۔ اور دہریوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ آپ نے ان کے مدلل جواب دیئے اس ضمن میں آپ نے انگلستان کے مشہور دہریہ فلاسفر مسٹر برٹرنڈ رسل کے اعتراضات کو جو اس نے اپنی تصنیف "مذہب اور سائنس" میں دلیل دریت پر کئے ہیں۔ غلط اور بے بنیاد ثابت کیا۔

مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر

ان کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی اور ثابت کیا۔ کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مسیح موعود کی آمد کے متعلق تمام پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے مامور ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی صداقت ثابت کی۔ وقت ختم ہو جانیکی وجہ سے آپکو اپنی تقریر ناتمام ختم کرنی پڑی۔

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے کی تقریر

انکے بعد صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے مبلغ امریکہ نے امریکہ کے تبلیغی مشن کے متعلق تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو اشاعت اسلام میں حائل ہیں۔ اور بتایا کہ باوجود ان مشکلات کے اللہ تعالیٰ نے انہیں امریکہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں شاندار کامیابی عطا فرمائی ہے آپ نے بتایا اس وقت امریکہ کے مختلف شہروں میں پچیس کے قریب جماعتیں قائم ہیں۔ اور دس ہزار سے زائد لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے نومسلموں کے اخلاص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت اور قادیان سے محبت کا بر عایت وقت مختصراً ذکر کیا۔

جلسہ ساڑھے بارہ بجے نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنے کے بعد جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں پڑھائیں۔ بصدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے کی اور نظم جناب خانصاحب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری نے پڑھی۔ اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکرِ حبیب پر تقریر کی۔

مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

حضرت مفتی صاحب نے تقریر کرنے سے قبل امریکہ کے ایک نومسلم احمد اینڈرسن۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ گولڈ کوسٹ اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد انگلستان کی طرف سے احباب کرام کو السلام علیکم پہنچاتے ہوئے۔ انکے لئے درخواست دعا کی۔

بعد ازاں آپ نے اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ان احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے صحت کے لئے دعائیں کیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجموعہ الہامات "تذکرہ" "کشتی نوح" اور بعض دوسری کتابوں کی خریداری کی طرف احباب کو توجہ دلائی اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ ذکر حبیبؑ کے مختلف پہلوؤں میں سے اس سال کے لئے میں نے یہ سوچا ہے۔ کہ وہ مختصر فقرات جمع کر کے احباب کو سناؤں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی گفتگو میں بار بار بطور مقولہ دہرایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۴ مقولے بیان فرمائے۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) "انبیاء تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں" یہ مقولہ عموماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے موقعوں پر استعمال کیا کرتے۔ جبکہ سلسلہ کے لئے آپ کوئی مفید تحریک فرماتے۔ (۲) یا تُوں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ۔ یعنی یا تو تم خدا تعالےٰ کو تلاش کرو یا دنیاوی مقدمات کرو۔ (۳) "نماز مشکلات سے بچنے کی چابی ہے"۔ (۴) "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا"۔ یعنی مانگنا اور موت اختیار کرنا برابر ہے۔ مطلب یہ کہ دعا کو اپنے کمال تک پہنچاؤ۔ (۵) "سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل" جو بات دل سے نکلتی ہے۔ وہ دل پر اثر کرتی ہے (۶) "گر حفظ مراتب نکنی زندیقی" (۷) "گوش زدہ اثرے دارد" یعنی جو حق بات کسی کے کانوں میں پڑ جاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے مقولے سنائے جو معرفت اور نصائح سے لبریز تھے ۳½ بجے یہ دلچسپ تقریر ختم ہوئی۔

مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر

بعد ازاں مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ نے "ختم نبوت از روئے اقوالِ ائمہ دین و بزرگانِ سلف" پر تقریر کی۔ اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق غیر احمدیوں غیر مبایعین اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی۔ اور ثابت کیا کہ امت محمدیہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں دروازہ نبوت کھلا ہے۔ مزید ثبوت کے لئے آپ نے حضرت محی الدین ابن عربی حضرت امام شعرانی۔ حضرت سید عبد الکریم صاحب جیلانی۔ ملا علی قاری۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے حوالجات پیش کئے۔ مولوی صاحب موصوف عنقریب بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب انکی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ۴½ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے عام انتظامات

افسر صاحب جلسہ سالانہ اس سال بھی جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت ہیں۔ جن کے ماتحت دو ناظم ہیں اندرون قصبہ کے لئے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری بی۔اے اور بیرون قصبہ کے لئے مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ ان کے ماتحت ہر ایک صیغہ کے علیحدہ علیحدہ انچارج مقرر ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے انچارج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ جو روزانہ صبح و شام سینکڑوں اصحاب کو ملاقات کراتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پہرہ کا انتظام نیشنل لیگ کور کے ماتحت ہے۔ اور ایک بڑی تعداد والنٹیروں کی بیرونی جماعتوں سے بھی آئی ہوئی ہے۔ آج صبح جب حضور جلسہ کے افتتاح کے لئے تشریف لیگئے۔ تو ہر دس پندرہ گز کے فاصلہ پر مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے لیکر جلسہ گاہ تک کور کے ممبر باوردی کھڑے تھے۔ حضور کی موٹر کے آگے بھی پہرہ کا انتظام تھا اور پیچھے بھی۔ اس انتظام کے قائد اعظم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ہیں۔

باوجود سردی کے موسم اور رمضان المبارک کے ایام کے منتظمین اور کارکن نہایت محنت اور شفقت سے کام کر کے سحری اور افطاری کے وقت کھانا پہنچا رہے ہیں۔ عام کھانا ایک وقت دال اور ایک وقت سالن ہوتا ہے۔ گوشت بکرے کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

امسال ان مکانوں کی تعداد جو مہمانوں کے ٹھہرنے کیلئے تجویز کئے گئے۔ ۸۰۴ ہے۔

گمشدہ اشیاء کیلئے انکوائری آفس مقرر ہے اندرون قصبہ کے دفتر نے آج علاوہ چھوٹی موٹی اشیاء کے پانچ بچے جو ہجوم کی کثرت کیوجہ سے اپنے والدین سے بچھڑ گئے تھے والدین کو پہنچائے۔ محکمہ ریلوے نے ۲۲ دسمبر

قادیان اور معاندین قادیان

از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری

یہ نظم جماعت احمدیہ کے جلسہ ملتان میں ۱۵ دسمبر کو پڑھی گئی۔

اے قادیاں ہیں تجھ میں اسلام کے فدائی
باقی جو مدعی ہیں ۔ ہیں نام کے فدائی
مطلب پرست ہیں یہ آرام کے فدائی
اسلام چاہتا ہے ہوں کام کے فدائی

ہوں نوجوان ایسے دُنیا کو جو ہلا دیں
انوارِ احمدی سے عالم کو جگمگا دیں

خاموشیوں میں جن کے اک محشرِ عمل ہو
دنیا میں جن سے قائم پھر وحدتِ ملل ہو
ہر مشکلِ جہاں کا ہمت میں جن کی حل ہو
پیشانیوں میں جن کے وہ نورِ لم یزل ہو

مٹ جائے جس سے یکسر پھر ظلمتِ زمانہ
جو کفر کو بنا دے بھولا ہوا فسانہ

سینوں میں جن کے مدفون ہو آتشِ صداقت
ہو بازوؤں میں جن کے دینِ خدا کی طاقت
دیوانگی پہ جن کی قربان ہو عقل و حکمت
مقصود زندگی ہو اسلام کی اشاعت

ہر ہر قدم پہ جن کے تائید آسماں ہو
فضلِ خدا کا جن پر ہر وقت سائباں ہو

ایسے خدا کے بندے دنیا ہمیں دکھا دے
کس انجمن میں ڈھونڈیں کوئی ہمیں بتا دے
کِھلتے ہیں کس چمن میں یہ پھول کچھ بتا دے
کچھ ان کے کارنامے ہم کو بھی تو سنا دے

اے راہبرانِ عالم اے طالبانِ شہرت
کیا وہ تمہیں ہو جن سے اسلام کی ہو عزت

اسلام کی محبت تم میں اگر ذرا ہے
دینِ خدا کی غیرت ۔ تم میں اگر ذرا ہے
قربانیوں کی ہمت تم میں اگر ذرا ہے
صدق و خلوص نیت ۔ تم میں اگر ذرا ہے

اسلام کی اشاعت کی ہو جہاں بتا دو
کچھ اپنے کارنامے ہم کو بھی تو سنا دو

اپنی فریب کاری اور گالیوں سے تم نے
نعروں سے قہقہوں سے اور تالیوں سے تم نے
حاکم نوازیوں سے ولالیوں سے تم نے
اُجرت کے شعر خوانوں اور چالیوں سے تم نے

چندے وصول کرکے یہ شور و شر مچایا
”لو قادیاں کو ہم نے دُنیا سے اب مٹایا“

چندہ کی طاقتوں نے دے کر تمہیں سہارا
شیطانیت کی خاطر پنجاب میں اُبھارا
جب چل گیا کہیں پہ کچھ زور و زر تمہارا
بے چارے احمدی کو تم نے ستا کے مارا

یاں حکم صبر کا تھا صابر تھے ہم قضا پر
ہر حال میں تھے راضی اللہ کی رضا پر

تم یہ سمجھ رہے تھے ہم کام کر چکے ہیں
اس سلسلہ کو پُورا بدنام کر چکے ہیں
ہم مسلموں کے دل کو اب رام کر چکے ہیں
جو ہم نہ کر سکے تھے حکام کر چکے ہیں

پر ہنس رہی تھی تم پر تقدیر آسمانی
کہتی تھی عارضی ہے یہ جوشِ شادمانی

تم گالیوں کے بدلے خود گالیاں سنو گے
مارا تھا جیسے تم نے ویسا ہی اب پٹو گے
جس قید سے نکلتے تھے اس قید میں پڑو گے
چندے لئے تھے جن سے لعنت انہی سے لوگے

اپنا رہے تھے جن کو دشمن وہی بنیں گے
ہر شہر و انجمن میں رسوا تمہیں کریں گے

ہاں صادقوں سے لڑ کر سب کچھ یہ تم نے دیکھا
دیکھو گے اور کچھ بھی اعمال کا نتیجا
تم مرسلِ خدا کو جب تک کہو گے جھوٹا
اللہ اس کو ثابت کرتا رہے گا سچا

یہ قادیاں خدا کے پیاروں کا ہے مدینہ
برباد ہوگا وُہ دل جس میں ہو اس کا کینہ

یہ مشرقی منارہ ہے ۔ مرکز صداقت
ہوتی ہے اس جگہ سے اسلام کی اشاعت
اس سرزمیں سے ہوگی دینِ خدا کی عظمت
اس کے لئے مقدر اللہ کی ہے رحمت

امنِ جہاں کا جھنڈا اس شہر میں گڑا ہے
لشکر صداقتوں کا دیکھو یہاں پڑا ہے

موعودِ انبیاء کا مسکن یہ سرزمیں ہے
ہر اینٹ اس جگہ کی اسلام کی امیں ہے
یہ سجدہ گاہ اقصےٰ محبوب مومنیں ہے
”بارکنا حولہ“ کا نقشہ جمایا ہے

قائم کیا خدا نے یاں منصبِ خلافت
تمکینِ دین ہو جس سے اسلام کی ہو عزت

اس کو مٹانے والے مٹ جائینگے جہاں سے
لڑنے کی حق سے طاقت لائینگے وہ کہاں سے
جو چشمۂ ہدایت نکلا ہے قادیاں سے
آبِ حیات اس میں آتا ہے آسماں سے

جو کچھ ہوا ہے اب تک جو کچھ یہ ہو رہا ہے
تینتیس ۳۳ سال پہلے مامور لکھ چکا ہے

دیکھے ہوئے ہیں تیرے صدہا نشان ایسے
تو سُن چکا ہے کتنے سچے بیان ایسے
آئے عذاب کتنے ہندوستان ایسے
کرتا ہے تجھ پہ حملے روز آسمان ایسے

انکارِ احمدیت اس پر بھی کیا ستم ہے
خوفِ خدا ہے تجھ کو محشر کا کچھ بھی غم ہے

گوہر کی عرض ہے یہ احمد کے جاں نثارو
کوتاہیوں کی چادر اے دوستو اُتارو
ایمان کو جِلا دو ۔ اعمال کو سنوارو
نیکی کی طاقتوں کو پوری طرح اُبھارو

ہر ہر قدم پہ کامل طاعت امام کی ہو
ہر کام ہو مکمل ہر بات کام کی ہو۔

تپ دق کا علاج

تپدق کا علاج کیا ہوسکتا ہے۔ اور اس کی شرطیہ دوا کون سی ہے؟ اسکا ایک ہی جواب ہوسکتا ہے یعنی وہ جو دق کے مادہ اور دقی جراثیم کا مقابلہ کرنے میں جسم اور خون کو مدد دے۔ مریض کی برداشت کے مطابق آہستہ آہستہ قوت پہونچائے۔ اور بدن میں ایسا جوہر پیدا کر دے۔ جس کی موجودگی میں دقی جراثیم زندہ نہ رہ سکیں۔ تپدق کی مشہور و معروف دوا کندن اپنے اندر یہی صفت رکھتی ہے۔ یہ ایک طرف خون کے سفید ذرات کو بھاری اور اس کے جراثیم پر غالب آنے کی طاقت بخشتی ہے۔ تو دوسری طرف جراثیم کو کمزور کر کے رفتہ رفتہ ان کو ختم کر دیتی ہے۔ کندن سے پھیپھڑے اور آنتوں کے زخم پر بہت جلد کھرنڈ جم جاتی ہے۔ خون ریم اور ریشہ دار بلغم بند ہو جاتا ہے۔ اور گلٹیوں کا دقی ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ کندن دماغ کے اس مرکز کو جس پر جسم کی حرارت کی کمی و زیادتی کا دار و مدار ہے۔ اپنا صحیح کام انجام دینے کے قابل بناتی ہے اور دقی بخار کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ چند روز میں اس کو ہٹا دیتی ہے۔ کندن قلب کو بجید تقویت پہنچاتی ہے اور اس کی رفتار کی اصلاح کر کے دورانِ خون کے نظام کو درست کرتی ہے۔ کندن معدہ اور جگر کو قوت پہنچا کر روغنی اور مقوی غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال کے ساتھ ہی بیمار کی غذا بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت جلد طاقت بحال ہونے لگتی ہے۔ آنتوں کی دق کے بدبودار دست اس سے اکثر چند ہی روز میں بند ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کندن کے ایسے خواص ہیں۔ جن کی بے شمار تجربوں سے تصدیق ہو چکی ہے اور جن میں سے کسی ایک میں بھی

کوئی دوسری دوا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی

دق پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ ہڈیوں کی ہو یا گلٹیوں کی۔ کندن سے دق کی ہر قسم میں شرطیہ فائدہ ہوتا ہے اگر یہ بیماری پہلے یا دوسرے درجہ میں ہو۔ تو کندن اس کے لئے تیرِ خدا ہے۔ جسکا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا مگر پہلے یا دوسرے درجہ میں اسکے استعمال کا موقعہ نہ ملا ہو۔ اور یہ مرض تیسرے درجہ میں پہونچ گیا ہو۔ جب بھی مایوس نہ ہوں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے فوراً کندن کا استعمال شروع کرا دیں۔ کیونکہ اس کے بھلے تپدق کے ایسے مریض بھی موت کے کنارے سے واپس آئے ہیں جنکے بچنے کی کوئی امید نہ تھی کندن کے ایک بکس میں چالیس روز کی دوا ہوتی ہے۔ جو اکثر ایک مریض کے لئے کافی ثابت ہوتی ہے لیکن بعض مریضوں کو اس سے زیادہ دوا بھی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بکس کی قیمت بیس روپیہ (للعہ) ہے اور محصولڈاک گیارہ آنے جن قیمتی دواؤں سے کندن تیار کی جاتی ہے۔ ان میں سونا سچے موتی۔ اور اصلی زہر مہرہ بھی شامل ہیں۔ اس ۔۔ بکس کی یہ کم سے کم قیمت ہے جو رکھی جا سکتی تھی۔ اور جن لوگوں نے اس کا اکسیری کرشمہ دیکھ لیا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بیس روپے میں اس کی ایک خوراک بھی سستی ہے یہ کندن کا کمال ہی ہے۔ کہ حکیم اور ڈاکٹر بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ذیل کی سطور پڑھکر اندازہ کیجئے۔ کہ کندن اپنے اندر کیسی تاثیر رکھتی ہے۔

جناب حکیم محمد یعقوب صاحب طبیب ریاست دھولپور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کندن کا ایک پیکٹ دق کے ایک مریض کے لئے طلب کیا تھا۔ جس کی حالت بہت خراب تھی۔ کندن کے استعمال سے فوراً افاقہ ہونے لگا۔ اب وہ تندرست ہے۔ اور آپ کو دعا دیتا ہے۔ ایک دوسرے مریض کے لئے کندن کا ایک اور مکمل پیکٹ بھیج کر ممنون فرمایئے۔

جناب حکیم محمد یحییٰ صاحب پروفیسر جامعہ طبیہ سابق اسسٹنٹ ہاؤس فزیشین طبیہ کالج دہلی تحریر فرماتے ہیں کہ کندن ایک بھروسہ کی دوا ہے۔ میں نے دق کے مریضوں پر اس کے حیرت انگیز اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اس سے دق کے ایسے مریض شفایاب ہوئے جو قبر میں پیر لٹکا چکے تھے۔"

ڈاکٹر ایم رسول صاحب ایم بی۔ ایچ کلکتہ لکھتے ہیں۔ کہ کندن کے اثر نے مجھ کو حیرت میں ڈال دیا ہے دقی بخار کو اتارنے خون اور بلغم کو روکنے اور بیمار کی طاقت بحال کرنیکے واسطے اس سے بہتر دوا میرے تجربہ میں نہیں آئی۔"

مسٹر نعیم الدین نوری ایڈیٹر اخبار طاقت دہلی لکھتے ہیں کہ میری بچی دق میں مبتلا تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو کندن استعمال کرایا۔ اور اب کہ میری بچی بالکل تندرست اور صحت ور ہو چکی ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ کندن دق کی بیماری کا بہت ہی موثر علاج ہے۔ اظہار واقعہ اور اظہار تشکر کے طور پر یہ چند کلمات لکھ رہا ہوں۔"

یہ حیرت انگیز اکسیری دوا ذیل کے پتہ سے طلب کیجئے: **کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی**

الطبیب لاہور

یہ ماہوار مصور رسالہ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب سابق مدیر الحکیم لاہور سے ہر ماہ نہایت آب و تاب سے اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں حفظ صحت، غذائی تحقیقات۔ جراحی۔ بوٹی۔ علم الادویہ۔ الامراض والعلاج۔ تاریخ طب و اطباء وغیرہ وغیرہ کے متعلق ارضِ ہند کے ماہرین فن کے بہترین مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں علاوہ بریں اس میں نہایت گرانقدر مصدری مجربات اور اسراری نسخہ جات درج ہوتے ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے علاج و جوابات کا سلسلہ بھی موجود ہے۔ ملک کے نامی گرامی اطباء اسے ملک کا بہترین اور لیڈنگ طبی پرچہ قرار دیتے ہیں۔ مضامین نہایت سلیس اور آسان زبان میں درج ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ رسالہ ہر طبیب و غیر طبیب کے لئے یکساں مفید ہے۔ گذشتہ سال اس کی اشاعت خاص معلومات و مجربات باہیہ کے نام سے چھپی تھی۔ جو بے حد مقبول ہوئی۔

اس مرتبہ "الکیمیا" کے موضوع پر اس کی اشاعت خاص جنوری ۱۹۳۶ء میں نکلے گی جس میں اس دلچسپ موضوع پر انتہائی معلومات و نسخہ جات درج ہونگے یہ معلومات و مجربات باہیہ" کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ۔ اور اس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ہے۔ لیکن خریدارانِ رسالہ کو ۸ر علاوہ محصول میں دی جاتی ہے۔

اسی طرح الطبیب کی اشاعت خاص درباره الکیمیا کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ لیکن جو صاحب جنوری ۱۹۳۶ء سے الطبیب کے خریدار ہو جائیں گے۔ انہیں یہ اشاعت بھی معمولی دو روپے سالانہ چندے میں دیجائے گی۔

کوئی کتب خانہ ان سے خالی نہ رہنا چاہیئے

ملنے کا پتہ: مینجر رسالہ الطبیب برکت علی خان روڈ بیرون چوہدری دروازہ لاہور

سر محمد ظفر اللہ کا بصیرت افروز خطبہ

احمدیت کا پیغام

احمدیت کے پیغام کے موضوع پر سر محمد ظفر اللہ کا وہ بصیرت افروز خطبہ جو آپ نے وائی ایم سی اے ہال میں ارشاد فرمایا تھا۔ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے احباب کے فائدہ کے لئے اس کا سلیس اردو ترجمہ کیا ہے جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائیگا۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ کی ایک نہایت دیدہ زیب تصویر بھی ساتھ ہوگی۔

الیشیائی کتب خانہ۔ قادیان

ناظرین اخبار غور سے پڑھیں

اپنے بچوں کو صحیح لائنوں پر تعلیم دینے کے لئے

منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف

سلسلہ کتب اسلام } مصنفہ: چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھائیں۔ جن کو سلسلہ کے علماء و بزرگانِ کرام نے بے حد پسند کیا ہے۔ قیمت پہلی کتاب ۲ر دوسری کتاب ۳ر تیسری کتاب ۴ر چوتھی کتاب ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان۔ دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۳۴۸۷

منکہ رسول بی بی زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر جیٹ بٹالہ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لیری والہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ حال بیگا کرن۔ بی بی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱۱ ۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی واقعہ موضع تلونڈی عنایت خاں ۸ ۴ کنال کا ۱/۴ حصہ قیمتی ۵۰۰/- اراضی واقعہ چک ۳۰۴ ۱/۶ تلونڈی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۸ ۲ ایکڑ اراضی کا ۱/۴ حصہ قیمتی ۳۰۰۰/- جو رقم اپنے بھائیوں سے لینی ہے ۴۵۰/- وہ رقم جو حق مہر اور زیور کی بابت چوہدری عبدالحمید صاحب سے لینی ہے ۸۰۰/- کل جائداد قیمتی ۱۸۰۰/- ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ۲۰۰/- ہے۔ انشاء اللہ نقد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ العبد:- رسول بی بی بقلم خود

گواہ شد:- محمد حسین انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- رحمت بی بی بقلم خود۔

مطبع ... قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی